زیادہ اور مکاروں کے مکر سے میں واقف ہوں۔ اسلام کا مذاق اڑانے والوں کے فریب سے آگاہ ہوں جن کی مذمت پروردگار عالم نے خود اپنی کتاب میں فرمائی ہے کہ وہ زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے اور گمان کرتے ہیں کہ یہ معمولی بات ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک بہت عظیم ہے۔ ان لوگوں نے مجھ کو بہت اذیتیں پہنچائی ہیں چنانچہ میرا نام ہی ان لوگوں نے اذن (کان) رکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ علی ع ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں اور میں ہر وقت انہی کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور ان کی بات سنتا ہوں, یہاں تک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مجسم کان ہیں (یعنی ہر ایک کی بات سن لیتا ہے اور مان لیتا ہے) اے رسول ﷺ کہدو کہ وہ تمہارے لئے بھلائی ہی کا سننے والا ہے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنین کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے۔ (سورہ توبہ آیت ۶۱)۔

آیت کی تلاوت کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہوں تو ان منافقوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں, ان کی طرف اشارہ کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں اور اگر ان کو پہچنوانا چاہوں تو پہچنوا بھی سکتا ہوں لیکن اللہ کی قسم ان کے معاملات میں مہربانی برتا ہوں اور ان کو رسوا نہیں کرنا چاہتا باوجود ان تمام باتوں کے جو میں نے کہیں۔ جانتا ہوں کہ اللہ تعالی اس حکم کی تبلیغ کے بغیر راضی نہ ہوگا جو حکم اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ آیت بلغ کی تلاوت فرمائی اور کہا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ نے تمہارا حاکم علی ع کو مقرر فرمایا ہے۔ وہ تمہارا ولی اور تمہارے امر کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ تمہارا امام و پیشوا ہے اور اللہ نے اس کی اطاعت تمام مہاجرین و انصار پر واجب کی

ہے اوراس گروہ وجماعت پر جومہاجرین وانصار کی نیکی کرنے میں پیروی کرتے ہیں اور ہر شہر وقریہ میں بسنے والوں پر اور تمام عرب وعجم پر اور ہر غلام وآزاد پر اور ہر چھوٹے وبڑے پر اور سفید وسیاہ پر اور ہر اس شخص پر جو اللہ کی اس کی وحدانیت کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔ اللہ کا حکم نافذ ہے اور اس کا ارشاد جاری ہے اور اس کا فرمان اٹل ہے۔ جو شخص ان کی یعنی علی ع کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے اور جو شخص ان کی اطاعت کرے گا اس پر اللہ کی رحمت ہے اور جو شخص ان کی تصدیق کرے گا, اور ان کی بات سنے گا اور اطاعت کریگا پروردگار اس کو بخش دے گا۔

اے لوگو! یہ آخری موقع ہے کہ میں ایسے مجمع میں کھڑا ہوں لہذاء میری بات سنو اور اطاعت کرو اور اللہ کے حکم کی فرمان برداری کرو۔ بیشک حق تعالی تمہارے نفسوں کا مالک ہے وہ تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد اسکا رسول محمد ﷺ تمہاری جانوں کا مالک ہے اور وہ تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ تمہاری مصلحتوں اور بھلائیوں کا قائم کرنے والا ہے اور جو کچھ تمہارے واسطے ضروری ہے وہ تم کو بتلا رہا ہے۔ میرے بعد تمہارا حاکم علی ع ہے وہ اللہ کے حکم سے تمہارا پیشوا ہے۔ اس کے بعد قیامت تک جس روز تم اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے ملاقات کرو گے, امامت اس کی ذریت میں اسکے فرزندوں میں رہے گی۔ جس کو اللہ نے حلال کردیا ہے اس کے سوا کچھ حلال نہیں اور جس کو اللہ نے حرام کردیا ہے اس کے علاوہ کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ اس نے مجھ کو تمام حلال وحرام پہچنوادیا ہے اور جو کچھ اللہ نے مجھکو تعلیم دی تھی میں نے علی ع کو ان سب سے آگاہ کردیا ہے۔

اے لوگو! کوئی علم نہیں مگر یہ کہ اللہ نے مجھ کو تعلیم فرمادی ہے اور جو کچھ اللہ نے مجھے سکھایا و

پڑھایا ہے میں نے وہ سب امام المتقین علی ابن ابی طالب ع کی ذات میں احصاء کردیا اور سب کچھ ان کو تعلیم دیدی ہے۔ وہی امام مبین ہے جس کے بارے میں قرآن نے فرمایا ہے: و کل شی احصینا ہ فی امام مبین (سورہ یسین آیت ۱۲) ترجمہ: ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں احصاء کردیا ہے۔

اے لوگو! ان کا انکار نہ کرو اور نفرت و تکبر ان کی ولایت قبول کرنے میں نہ کرو۔ وہ حق کی جانب تمہاری ہدایت کرتا ہے اور حق پر عمل کرتا ہے۔ باطل کو مٹاتا ہے اور اس سے روکتا ہے اس کو ملامت کرنے والوں کی ملامت اللہ کی راہ سے نہیں روکتی۔ بیشک وہ اس امت میں پہلا شخص ہے جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لایا اور وہی ہے جس نے رسول ﷺ پر اپنی جان فدا کردی۔ وہی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ معبود کی عبادت کرتا تھا جس وقت اس کے سواء مردوں اور عورتوں میں کوئی عبادت نہیں کرتا تھا۔

اے لوگو! ان کو سب پر فضیلت دو کیونکہ اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اور قبول کرو کیونکہ اللہ نے ان کو تمہارا حاکم مقرر کیا ہے۔ اے لوگو وہ اللہ کی جانب سے تمہارا امام ہے۔ اللہ کسی کی توبہ قبول نہیں کرتا جو ان کی ولایت سے انکار کرتا ہے اور اللہ اسکو نہیں بخشتا۔ اور یہ امر اللہ نے اپنے اوپر لازمی قرار دے لیا ہے کہ اس شخص کے بارے میں ایسا ہی کرے گا جو علی ع کے بارے میں اس کے حکم کی مخالفت کرتا ہے اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ عذاب عظیم میں مبتلا رکھے گا کہ کبھی اسکا عذاب ختم نہ ہوگا۔ لہذا ان کی مخالفت سے پرہیز کرو , کیونکہ اگر ان کی مخالفت کرو گے تو اس آگ کے ایندھن بن جاؤ گے جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور جس کو پروردگار عالم نے کافروں کے واسطے فراہم کیا ہے۔

اے لوگو! اللہ کی قسم گذشتہ انبیاء ومرسلین نے میرے بارے میں بشارت دی تھی۔ میں خاتم المرسلین ہوں اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت ہوں۔ جو بھی اس میں شک کرے گا وہ کافر ہے زمانہ جاہلیت کے کفر کی طرح۔ اور جس نے میری ایک بات میں بھی شک کیا تو ایسا ہی ہے جیسے اس نے میری پوری رسالت میں شک کیا اور جو میرے کلام میں شک کرے اس کی بازگشت جھنم کی طرف ہے۔

اے لوگو! اللہ نے احسان فرمایا ہے کہ مجھکو اس فضیلت کے ساتھ بلند مرتبہ قرار دیا یہ صرف اس کا فضل و احسان ہے۔ اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے وہی ہر حال میں ابدالاباد میری طرف سے حمد کا سزاوار ہے۔ اے لوگو! علی ع کو فضیلت دو بلاشبہ وہ میرے بعد تمام مردوں اور عورتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالی ہماری برکت سے مخلوق کو روزی دیتا ہے اور ان کو ہلاکت سے نجات بخشتا ہے۔ وہ شخص ملعون ومغضوب ہے جو میری بات رد کرے۔ بیشک جبرئیل نے پروردگار کی جانب سے مجھ کو ایسی خبر دی ہے کہ جو شخص علی ع کی دشمنی اختیار کرے گا اور ان کی امامت کا اقرار نہیں کرے گا, اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہوگا۔ لہذاء ہر شخص کو ہر آن غور کرنا چاہیے کہ وہ اپنے واسطے کل قیامت کے روز کے لئے کیا بھیجتا ہے۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو اس بات سے کہ علی ع کی مخالفت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ دین میں ثابت قدمی کے بعد تمہارے پیروں کو لغزش ہوجائے۔ یقینا تمہارے اعمال کا اللہ نگران ہے۔

اے لوگو! علی ع جنب اللہ ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ اس کے مخالفین قیامت میں کہینگے: یا حسرتی علے ما فرطت فی جنب اللہ (سورہ زمر آیت ۵۶) ترجمہ: ہزار افسوس اس پر کہ ہم نے جنب اللہ (ولایت علی ابن ابی طالب) کے بارے میں قصور کیا۔

اے لوگو! قرآن میں غور وفکر کرو اور اس کی آیتوں کو سمجھو اور اس کی محکم آیتوں کی طرف نظر کرو اور اس کے متشابہات کی پیروی نہ کرو۔

قسم اللہ کی کوئی شخص اس کی ڈرانے والی آیتوں کو اور اس کی تفسیر کو تم پر ظاہر و واضح نہیں کرے گا سوائے اس کہ جس کا ہاتھ پکڑ کر میں اونچا کرتا ہوں اور جس کے بازوں کو بلند کرتا ہوں اور تم سب اس کو دیکھتے ہو۔ میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ جسکا میں مولا ہوں اس کا مولا یہ علی ع ہے۔ یہ علی ابن ابی طالب ع ہے میرا بھائی میرا وصی اور اس کی مولائیت کا حکم مجھ پر اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے۔ اے لوگو علی ع اور میری اولاد میں سے پاک و طاہر لوگ ثقل کوچک ہیں جنکو میں تمہارے درمیان چھوڑتا ہوں اور قرآن ثقل بزرگ ہے (ثقل اس چیز کو کہتے ہیں جس کی برداشت لوگوں کے دلوں پر گراں ہو) ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والا, اور ایک دوسرے کے موافق ہے اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ میرے اہل بیت اللہ کی مخلوق کے درمیان اللہ کی امانتیں اور اس کی زمین میں حکم الٰہی ہیں۔

بیشک میں نے رسالت ادا کردی اور وحی الٰہی کی تبلیغ کردی اور جو کچھ ضروری تھا سنا دیا اور جو کچھ مجھ پر نازل ہوا تھا, میں نے واضح کر دیا۔ یقینا جو کچھ میں نے کہا ہے اللہ نے فرمایا تھا اور میں نے اللہ کی طرف سے پہنچایا ہے۔ بیشک میرے اس بھائی کے سواء جو میرے پہلو میں کھڑا ہے کوئی امیر المومنین نہیں ہے۔ میرے بعد سوائے اس کے کسی کے لئے مومنین کی بادشاہی سزاوار نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت علی ع کو رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھوں پر اس قدر بلند کیا کہ ان کے

پیر آنحضرت ﷺ کے زانو مبارک تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ایک زینہ نیچے حضرت علی علیہ السلام کو کھڑا کیا اور فرمایا: اے لوگو یہ علی ع میرا بھائی, میرا وصی اور میرے علوم کا جاننے والا ہے اور جو کچھ اللہ کو پسند ہے اسی پر عمل کرنے والا ہے۔ اللہ کی معصیت سے روکنے والا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ اور مومنوں کا امیر ہے۔ یہی ہدایت کرنے والا پیشوا ہے, یہی بیعت توڑنے والوں, ظلم وستم کرنے والوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کو اللہ کے حکم سے قتل کرنے والا ہے۔ یاد رکھو جو کچھ میں نے کہا ہے اس میں کچھ تبدیلی نہ آئے گی۔ یہ سب میں نے اللہ کے حکم سے کہا ہے۔

اب میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں: پروردگار تو دوست رکھ اس کو جو علی ع کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اس کو دشمن رکھے اور لعنت کر اس پر جو اس سے انکار کرے اور غضب فرما اس پر جو اس کے حق کا منکر ہو۔ پروردگار تو نے مجھ پر ظاہر کیا ہے اور اپنا حکم نازل فرمایا ہے کہ امامت تیرے ولی علی ع کے لئے ہے۔ اب جبکہ میں لوگوں کے لئے بیان کر رہا ہوں اور امامت کے لئے ان کو مقرر کر دوں تا کہ تو بندوں پر ان کے دین کو کامل کر دے اور اپنی نعمتیں ان پر تمام کر دے اور ان کے لئے دین اسلام کو پسند فرما۔

اسکے بعد سورہ آل عمران کی ۸۵ آیت کی تلاوت فرمائی: (ترجمہ) جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

پروردگار میں تجھ ہی کو گواہ کرتا ہوں کہ جو کچھ اس تعلق سے تو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے لوگوں تک پہنچا دیا۔ اے لوگو پروردگار عالم نے علی ع کی امامت کے ذریعہ سے تمہارے دین

کو کامل کر دیا۔ جو شخص ان کی اور ان کے فرزندوں میں سے اماموں کی پیروی نہیں کرے گا جو قیامت تک دنیا والوں کے اعمال کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے والے ہیں تو اللہ تعالی اس کے اعمال کو ضائع کر دے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جھنم میں رہینگے نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

اے مسلمانوں یہ ہیں علی ع تمہارے سب سے بڑے مددگار۔ میرے نزدیک تمہارے لئے سب سے زیادہ مستحق اور تم میں میرے سب سے زیادہ مقرب۔ تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز۔ میں اور پروردگار جلیل دونوں ان سے خشنود اور راضی ہیں۔ کوئی آیت اللہ کے پسندیدہ لوگوں کی شان میں نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ علی ع کی شان میں بھی نازل ہوئی۔ اللہ نے قرآن میں جب بھی یا ایھا الذین امنو کہہ کر مخاطب کیا ہے ابتداء علی ع ہی سے کی ہے اور مقصود اصلی وہی ہیں۔ سورہ ھل اتی کا پورا سورہ انکے علاوہ کسی اور کے حق میں نازل نہیں ہوا اور اس سورہ میں ان کے سواء کسی اور کی مدح نہیں ہے۔

اے مسلمانوں !علی ع اللہ کے دین کے مددگار ہیں, اس کے رسول کی حمایت میں جھاد کرنے والے ہیں۔ وہ پاکیزہ کردار, پرہیزگار, ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والے ہیں۔ تمہارے رسول بہترین رسول اور تمہارے رسول ﷺ کا جانشین تمام رسولوں کے جانشینوں سے بہتر ہے اور اس کے فرزند بہترین اوصیائے پیغمبران ہیں۔ اے لوگو! ہر نبی کی ذریت اسی کے صلب سے ہوئی مگر میری ذریت علی ع کے صلب سے ہے۔

اے لوگو! بیشک شیطان نے آدم ع کو حسد کے سبب سے بہشت سے نکالا, لہذا علی ع سے حسد مت کرو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم ایمان کے راستہ سے ہٹ جاؤ گے

۔بیشک آدم ایک خطا(ترک اولی) کے سبب زمین پر بھیج دیئے گئے حالانکہ وہ اللہ کے برگزیدہ تھے تو پھر حق کی مخالفت میں تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم خود جانتے ہو کہ تم کیسے ہو اور تم میں سے ایک گروہ اللہ کا دشمن بھی ہے۔ بیشک علی ع کو دشمن نہیں رکھتا مگر بدبخت اور دوست نہیں رکھتا مگر پرہیزگار۔ ایمان نہیں لاتا علی ع پر مگر مومن جو اپنا ایمان اللہ پر خالص رکھتا ہے۔ اللہ گواہ ہے سورہ عصر علی ع کی شان میں نازل ہوا۔

اے لوگو! میں نے اللہ کو گواہ قرار دیا ہے کہ میں نے اپنی رسالت تم کو پہنچادیا اور رسول کے ذمہ رسالت پہنچانے کے سواء کچھ نہیں ہے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور دین اسلام پر مرو۔ اے لوگو اللہ ورسول ﷺ پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جو رسول کے ساتھ نازل ہوا ہے اور وہ علی ابن ابی طالب ع ہے۔

اے لوگو !نور, اللہ کی جانب سے مجھ میں جاری ہوا ہے, پھر علی ابن ابی طالب ع میں پھر ان کی نسل میں جو برحق ائمہ ہیں قائم مہدی تک۔ اے لوگو !تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں جس طرح مجھ سے پہلے اس کے رسول گزرے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں یا قتل کردیا جاؤں تو کیا تم پیچھے پلٹ جاؤ گے اور مرتد ہو جاؤ گے۔ جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ اللہ کا کوئی نقصان نہ کرے گا, وہ شکر کرنے والوں کو عنقریب اچھا بدلہ دے گا۔ جان لو کہ علی ع صبر و شکر کی صفتوں سے متصف ہیں, ان کے بعد ان کے فرزند جو ان کی صلب سے ہوں گے ان صفات سے موصوف ہوں گے۔ اے مسلمانوں اللہ پر اپنے اسلام کا احسان مت رکھو ورنہ وہ تم پر غضبناک ہوگا اور تم پر عذاب عظیم کا اس کو حق ہوگا۔ بیشک وہ صراط پر کافروں کو سزا دینے والا ہے۔ اے مسلمانوں میرے چند پیشوا ہوں گے جو لوگوں کو جھنم کی

طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ کی جائے گی۔لوگو ! اللہ اور میں دونوں ان سے بیزار ہیں۔لوگو یہ پیشوائے ضلالت ہیں اور ان کے پیرو سب جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔غرور کرنے والوں کی کیا بری جگہ ہے۔ بیشک وہ اصحاب صحیفہ ہیں ,لہذاء ان کو چاہیے کہ اپنے صحیفہ میں دیکھیں کہ کیا لکھ رہے ہیں۔(امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ لوگوں نے نہیں سمجھا کہ صحیفہ سے مراد کیا ہے سوائے چند لوگوں کے جو اس صحیفہ کے لکھنے میں شریک تھے۔صحیفہ سے مراد وہ عہد نامہ تھا جو اسی سفر میں منافقوں نے تحریر کیا اور آپس میں عہد کیا تھا کہ حضرت علی ع کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہونے نہ دیں گے۔انشاء اللہ آگے اس تعلق سے گفتگو ہوگی)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں بیشک میں خلافت کو اپنی اولاد میں روز قیامت تک کے لئے ایک امانت اور وراثت کے طور پر سپرد کرتا ہوں۔ بلا شبہ میں نے پہنچا دیا جس پر مامور ہوا تھا تا کہ حجت ہو ہر اس شخص پر جو حاضر ہے اور اس پر بھی جو غائب ہے۔ان میں سے ہر ایک پر جو حاضر ہیں اور ان پر جو حاضر نہیں ہیں خواہ وہ پیدا ہو چکے ہوں یا پیدا نہیں ہوئے ہیں۔لہذاء جو حاضر ہیں ان کو چاہیئے کہ غیر حاضر لوگوں کو یہ خبر پہنچا دیں۔ اپنے بعد اپنی اولاد کو قیامت تک آگاہ کرتے رہیں۔ بہت جلد ایسا ہوگا کہ لوگ میری خلافت غصب کر کے بادشاہی میں تبدیل کر دینگے۔ اللہ غصب کرنے والوں پر اور ان کی مدد کرنے والوں پر لعنت کرے۔ وہ لوگ اس وقت عقوبت و سزا سے بھرے ہوئے عذاب کے مستحق ہوں اس کے بعد سورہ رحمن کی آیت ۳۴ و ۳۵ کی تلاوت فرمائی۔(ترجمہ) : اے لوگو ! پروردگار عالم تم کو یونہی نہ چھوڑ دیگا جب تک کہ خبیث کو طیب سے جدا نہ کر دے (یعنی مومن کو منافق)

سے۔اور پروردگار کسی کو غیب سے مطلع نہیں کرتا جب تک فتنہ نہیں ہوتا۔مومن اور منافق کو تم نہیں پہچان سکتے۔

اے لوگو! کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جس کے باشندوں کو اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرنے سے ہلاک نہ کیا گیا ہو۔اسی طرح اللہ ہلاک کرتا ہے ان لوگوں کو جو ظالم ہیں۔اے لوگو یہ علی ع تمہارا امام اور تمہارا ولی امر ہے۔اللہ کے وعدوں کا محل ہے کہ اس نے رجعت اور قیامت میں اس کے لئے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ اپنے وعدوں کو سچ کر دکھاتا ہے۔اے لوگو! تم سے پہلے اکثر لوگ دین سے ڈگمگا گئے تو اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔اسی طرح آنے والوں کو ہلاک کرئے گا۔

اے لوگو! بیشک اللہ نے مجھ کو اپنے امر ونہی سے آگاہ فرمایا اور میں نے علی ع کو آگاہ کر دیا ہے اور انھوں نے اللہ کی جانب سے اوامر و نواہی کو سمجھ لیا ہے۔**لہذا علی ع کا حکم سنو تا کہ دنیا و عقبی کی پریشانیوں سے محفوظ رہو اور ان کی اطاعت کرو تا کہ دین الٰہی کی طرف ہدایت پاؤ اور اس کی نہی سے باز آؤ تا کہ رشد و صلاح حاصل کرو۔**

اے لوگو میں صراط مستقیم ہوں جس کی اطاعت کرنے کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔میرے بعد علی ع پھر ان کے فرزند جو ان کے صلب سے ہوں گے امام و پیشوا ہیں اور حق کے ساتھ ہدایت کریں گے۔اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے سورہ حمد کی آخر تک تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ سورہ انہی حضرات کے بارے میں نازل ہوا ہے اور ان سب کے سب کو احاطہ کے ہوئے ہے اور انہی سے مخصوص ہے۔وہ حضرات اللہ کے دوست ہیں۔ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ خوف ہے اور نہ وہ قیامت میں غمگین ہوں گے۔بیشک یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ

کامیاب ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ علی ع کے دشمن اہل شقاوت ہیں جنہوں نے حق سے تجاوز کیا ہے اور شیطانوں کے بھائی ہیں جو سخن باطل آپس میں ایک دوسرے کے دلوں میں ڈالتے ہیں جس کو انھوں نے ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے آراستہ کیا ہے۔ بیشک دوستان علی ع اور ان کی ذریت ایسے چند مومن ہیں جن کی توصیف کے لئے اللہ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے: (ترجمہ): اس گروہ کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے تم اس شخص سے دوستی و محبت کرتے ہوئے نہ پاؤ گے جو اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اگرچہ وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ان کے باپ دادا، اولاد یا بھائی بند یا کنبے والوں میں سے ہوں (سورہ مجادلہ آیت ۲۲)۔

اس کے بعد فرمایا بیشک دوستان علی ع ایسے مومن ہیں جن کی اللہ نے اس آیت میں مدح کی ہے (ترجمہ): جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کا لباس نہیں پہنایا انھی کے لئے امن وامان ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (سورہ انعام آیت ۸۲)۔ اور فرمایا ہے کہ بیشک ان آئمہ کے دوست وہ ہیں جو بہشت میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوں گے اور فرشتے ان کو سلام کرتے ہوئے ان کا استقبال کریں گے اور کہینگے خوش آمدید بہشت میں داخل ہوجاؤ اور ہمیشہ اس میں رہو (سورہ زمر آیت ۷۳)۔ بیشک ان کے دوست وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ وہ بے حساب داخل بہشت ہوں گے اور ان کے دشمن جہنم کے ایندھن ہیں۔ ان کے دشمن وہ ہیں جو جہنم سے صدائے مہیب سنیں گے اور اس کا جوش وخروش دیکھیں گے اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا۔ بیشک ان کے دشمن وہ ہیں جن کے حق میں اللہ نے فرمایا کہ جب وہ فوج فوج جہنم میں ڈالے جائیں گے تو

خازن جہنم ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول نہیں آیا تھا, وہ کہیں گے بلا شبہ آیا تھا لیکن ہم نے اس کی تکذیب کی اور کہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے اور اللہ نے کوئی حکم نازل نہیں کیا۔(سورہ زمر آیت ۷۱)۔ بیشک ان کے دوست وہ ہیں جو پروردگار کا خوف رکھتے ہیں۔ان چند امور سے جو ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں انہی کے لئے گناہوں کی معافی ہے اور اجر عظیم ہے۔

اے لوگو ! کس قدر زیادہ جہنم اور بہشت کے درمیان فاصلہ ہے۔لہذا ء ہمارا دشمن وہ ہے جسکی اللہ نے مذمت کی ہے اور اس پر لعنت کی ہے۔ ہمارا دوست وہ ہے جس کی اللہ نے مدح کی ہے اور اس کو دوست رکھا ہے۔اے لوگو ! میں ڈرانے والا ہوں اور علی ع ہدایت کرنے والے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے :(ترجمہ) بیشک تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے(سورہ رعد آیت ۷)۔

اے لوگو ! میں پیغمبر ہوں اور علی ع میرا وصی ہے اور بیشک خاتم آئمہ ہمیں میں سے ہے اور وہ قائم بحق مہدی ع ہے۔ بیشک وہی تمام دینوں پر غالب ہونے والا ہے اور ظالموں سے انتقام لینے والا, قلعوں کو فتح کرنے والا اور دشمن کو تباہ کرنے والا ہے۔ وہی مشرکوں کو قتل کرنے والا۔ وہی اللہ کے دوستوں کے ہر خون کا بدلہ لینے والا ہے, وہی اللہ کے دین کی مدد کرنے والا ہے۔وہی دریائے علوم حق تعالی سے علم حاصل کرنے والا۔وہی صاحب فضیلت کو اس کی فضیلت کے مطابق اور جاہل کو اس کی جہالت کے لحاظ سے تقسیم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ کا پسندیدہ اور اس کا برگزیدہ ہے۔وہی جمیع علوم کا وارث اور اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔ وہی اپنے پروردگار کی جانب سے خبر دینے والا ہے۔وہی صاحب رشد وصحیح کردار ہے۔وہی

ہے کہ اللہ نے امرامت کواسی پر چھوڑ دیا ہے۔ وہی ہے جس کی خوشخبری گزشتہ لوگوں نے دی ہے۔ وہی ہے جس کی حجت باقی ہےاوراس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے۔ کوئی حق نہیں مگر اس کے ساتھ ہے۔ کوئی نورنہیں مگراس کے پاس ہے۔اور یہ ع وہ ہے جس پر کوئی غالب نہیں ہوگا اور کوئی اس کے مقابلے میں مدد نہیں پائے گا۔ وہی زمین پر اللہ کا ولی ہے اور خلق کے درمیان اللہ کا حکم نافذ کرنے والا ہے اور آشکار و پنہان اللہ کا امین ہے۔

اے لوگو! میں نے تم سے بیان کر دیا اور تم کو سمجھا دیا۔ آئندہ یہ علی ع ہیں جو میرے بعد تم کو سمجھائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کے میں خطبہ ختم کرنے کے بعد تم کو بیعت کے لئے بلاؤں گا اور ان کی امامت کا اقرار کرنے کے لئے ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھو۔ اس کے بعد ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھواوران کی بیعت کرواور سمجھ لو کے میں نے اللہ سے بیعت کی ہے اور علی ع نے مجھ سے بیعت کی ہے اور میں تم کو اللہ کی جانب سے حکم دیتا ہوں کہ علی ع سے بیعت کرو۔ جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا وہ اپنا آپ نقصان کرے گا اور جو اس کو پورا کرے گا جو کچھ اللہ سے عہد کیا ہے تو اللہ اس کو بہت جلد اجر دے گا۔

اے لوگو! خانہ کعبہ کا حج کرتے رہو۔ بیشک جس گھر کے لوگ حج کو گئے وہ مستغنی ہو گئے اور جس خاندان نے حج سے روگردانی کی وہ فقیر و محتاج ہو گیا۔ لوگو کوئی مومن عرفات میں نہیں ٹھہرا, مگر یہ کے اللہ نے اس روز تک کے اس کے گناہ معاف کردئے۔ جب حج سے فارغ ہوا تو اس کے اعمال ازسرنو شروع ہوئے۔ اے لوگو اللہ حاجیوں کی مدد کرتا ہے اور جو کچھ حج میں خرچ کرتے ہیں اللہ اس کے عوض دیتا ہے۔ اللہ نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔اے لوگو دین کی تکمیل کے ساتھ مسائل کو جانتے ہوئے خانہ کعبہ کا حج کرو اور مشاعرِ حج

اور اس کے موقف سے توبہ و پشیمانی اور گناہوں کے ترک کا عہد کئے بغیر واپس نہ لوٹو۔ اے لوگو نماز کو قائم رکھو زکات ادا کرتے رہو جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اگر زمانہ گزرنے کے سبب تم سے احکام دین کی حفاظت میں تقصیر ہو یا ان احکام کو بھول جاؤ تو علی ع تمہارے ولی ہیں وہ احکام دین تمہیں بتائیں گے اور اس شخص کے بارے میں جس کو اللہ نے مجھ سے اور علی ع سے پیدا کیا ہے تم کو آگاہ کرینگے اور وہ ع تم کو وہ باتیں بتائیں گے جو تم ان سے پوچھو گے اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ تم کو سمجھائیں گے۔ بیشک حلال و حرام اس سے زیادہ ہیں کہ ایک جلسہ میں تم کو بتا سکوں اور پہچنوا سکوں اور سارے حلال امور کا حکم دے دوں اور سارے حرام امور سے منع کر دوں۔ لہذاء اس وقت مامور ہوا ہوں کہ تم سے بیعت لوں کہ تم قبول کرو کہ جو کچھ میں علی ابن ابی طالب ع کے بارے میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں کہ وہ امیر المومنین ع ہیں اور اس کے بعد وہ ائمہ جو مجھ سے اور علی ع سے پیدا ہوں گے قیامت تک خلق کے امام ہیں اور ان کا قائم انہی میں سے ہوگا جو حق کے ساتھ حکم کرے گا۔ اے لوگو ہر وہ حلال جس سے میں نے تم کو آگاہ کر دیا ہے اور ہر حرام جس کی تم کو ممانعت کر دیا ہوں, ان کو یاد رکھو اور ان کو حفظ کر لو اور آپس میں ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہو اور انکو تبدیل نہ کرنا۔ نماز کو قائم رکھو اور زکات دیتے رہو اور نیکیوں کا حکم اور برائیوں کی ممانعت کرتے رہو۔ جان لو کہ تمہارے اعمال کا راز امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ لہذاء جو باتیں تم سے بیان کیا ہوں, ان باتوں سے انھیں بھی آگاہ کرو جو یہاں نہیں ہیں۔ میرے کلام کو دوسروں تک پہنچا دو کیونکہ جو کچھ میں نے کہا ہے اپنے اور تمہارے پروردگار کے حکم سے کہا ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر انجام نہیں پاتا مگر امام معصوم کے ساتھ۔

اے لوگو قرآن تم کو پہچنواتا ہے اور دلالت کرتا ہے کہ علی ع کے بعد ائمہ ان کے فرزندوں میں سے ہوں گے اور میں نے تم سے بیان کردیا ہے کہ وہ مجھ سے اور علی ع سے ہیں جیسا کہ پروردگار عالم نے حضرت ابراہیم ع کے تذکرے میں فرمایا: (ترجمہ) اللہ نے خلافت کو کلمۂ باقیہ قرار دیا ہے جو ان کے بعد ہے (سورہ الزخرف آیت ۲۸)۔ لہذاء اس آیت سے معلوم ہوا کہ خلافت ہمیشہ حضرت ابراہیم ع کی نسل میں رہے گی اور ذریت امیر المومنین ع ابراہیم ع کی نسل سے ہے۔ میں نے تم سے بیان کردیا کہ تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک قرآن اور ان سے متمسک رہو گے۔

اے لوگو اللہ کی مخالفت اور اس کے عذاب سے ڈرو اور قیامت کے ہول سے بچتے رہو, کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: (ترجمہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک بڑی (سخت) چیز ہے (سورہ الحج آیت ۱)۔ لہذاء موت, حساب روز قیامت, ترازوئے اعمال اور اللہ کے حضور بندوں کا حساب کیا جانا اور ثواب و عذاب الہی کو یاد رکھو۔ جو شخص قیامت کے دن نیکی لے کر آئے گا اس کو ثواب میں باغ (فردوس) ملے گا اور جو شخص گناہوں کا بوجھ لے کر آئے گا اس کو بہشت نصیب نہ ہوگی۔ (حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ گناہ سے مراد امیر المومنین ع کی عداوت ہے)۔

اے لوگو تمہاری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ تم سب کا میرے ہاتھ پر بیعت کرنا دشوار ہے۔ لہذاء اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تم سب کی زبانوں سے اقرار لے لوں جو تم نے اپنے اوپر لازم قرار دے لیا ہے اور علی ابن ابی طالب ع کے بارے میں تم سے عہد و پیمان لے لوں کہ وہ مومنین کے امیر ہیں اور وہ آئمہ بھی جو ان کے بعد ہوں گے, جو مجھ سے اور ان سے ہوں گے جیسا کہ

میں نے آگاہ کر دیا کہ میری نسل انہی کے صلب سے ہوگی۔ لہذا ءتم سب کے سب اقرار کرو کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اور راضی ہیں اور تابع ہیں ان باتوں کے جو آپ نے علی ابن ابی طالب ع اور ان کے فرزندوں میں سے پیدا ہونے والے آئمہ کے بارے میں ہمارے اور اپنے پروردگار کی جانب سے فرمایا اور کہو کہ ہم آپ سے اس بارے میں اپنے دلوں, اپنی جان, اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں سے بیعت کرتے ہیں اور اسی اعتقاد پر زندہ رہیں گے اور مریں گے اور اپنے عہد کو نہیں توڑئیں گے۔ آپ نے ہم کو جو کچھ نصیحت علی ع کی امامت کے تعلق سے کی ہے اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں جن کا ذکر کیا ہے کہ وہ آپ کے اور علی ع کے فرزندوں میں سے ہوں گے جن میں کے پہلے حسن ع و حسین ع ہیں اور ان کے بعد وہ جو حسین ع کی ذریت سے ہوں گے جن کو اللہ نے امامت کے لئے نصب کیا ہے۔ اور کہو کہ ہم نے اللہ کی, آپ کی, علی ع کی اور علی ع کی ذریت سے اماموں کی دل و جان اور زبان اور اپنے ہاتھوں کی بیعت سے اطاعت کی جن کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ عہد اور پیمان محکم امیر المومنین اور ان کے بعد کے آئمہ کے بارے میں لے لیا گیا ہے۔ جو کچھ ہم نے کہا اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں چاہیں گے اور اپنے دلوں میں کوئی بات ایسی نہیں پاتے ہیں کہ اس اعتقاد سے کبھی پلٹ جائیں۔ اس پر ہم اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور وہ گواہی کے لئے کافی ہے اور یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی ہماری اس بیعت پر گواہ ہیں اور ہر اس شخص کو گواہ کرتے ہیں جو یہاں موجود ہے اور اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ کے فرشتوں کو جو یہاں پنہاں ہیں اور اللہ کے لشکر اور اس کے بندوں کو گواہ کرتے ہیں اور اللہ ہر گواہ سے بہت عظیم ہے۔

اے لوگو کیا کہتے ہو بیشک اللہ تعالی ہر آواز کو سنتا ہے اور ہر نفس کے پوشیدہ راز کو جانتا ہے۔

لہذاء جوشخص ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے نفس کے لئے ہدایت حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر خود اسی کو پہنچتا ہے۔ جس نے علی ع سے بیعت کی اس نے اللہ سے بیعت کی اللہ کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

لوگو اللہ سے خوف کرو اور مومنوں کے امیر علی ع سے بیعت کرو اور حسن ع وحسین ع اور ان کے بعد آئمہ سے جو قیامت تک ہدایت کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ اس کو ہلاک کرے جو مکر کرے اور اس پر رحم فرمائے جو اپنے عہد کو پورا کرے۔ جو شخص بیعت توڑے گا نقصان خود اس کو پہنچے گا اور جو شخص بیعت پر قائم رہے گا وہ اجر عظیم حق سبحانہ تعالی سے پائے گا۔

اے لوگو جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا اقرار کرو اور امارت اور موءمنین کی امیری پر علی ع کو سلام کرو اور کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہماری بازگشت تیری ہی طرف ہے۔ اور کہو کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہماری ہدایت کی۔ اگر اللہ ہدایت نہ فرماتا تو ہم کو ہدایت نہ ملتی۔

اے لوگو علی ع کے فضائل اللہ کے نزدیک محفوظ و پوشیدہ ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان کے لئے قرآن میں فرمایا ہے اس سے زیادہ ہیں کہ میں ان سب کا بیک وقت ایک مجلس میں ذکر کرسکوں۔ لہذاء جو شخص تم کو علی ع کے فضائل کی خبر دے اور تم کو ان فضائل سے واقف کروائے تو تصدیق کرو۔

اے لوگو جو اطاعت کرے گا اللہ, اس کے رسول ﷺ اور علی ع کی اور ان کے بعد ان کی ذریت سے اماموں کی تو اس نے بہترین نجات حاصل کی۔ اے لوگو جنت اور اس کے درجات عالیہ کی طرف سبقت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو علی ع کی بیعت اور ان کی دوستی اور

امیر المومنین ہونے پر ان کو سلام کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔ یہ لوگ جنات نعیم میں اللہ کی عظیم رحمت پر فائز ہوں گے۔ اے لوگو زبان سے وہ بات کہو جو اللہ کو تم سے راضی کرے۔ اگر تم اور روئے زمین پر بسنے والے سبھی کافر ہو جائیں تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔ پروردگار تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخشدے جو ایمان لے آئیں ان باتوں پر جو میں نے بیان کیں اور جن کا میں نے حکم دیا۔ اور غضب کر کافر مردوں اور کافر عورتوں پر جو ان کا انکار کریں جو میں نے بیان کیں اور ان کو ہلاک کر۔ والحمد لللہ رب العالمین۔

آنحضرت ﷺ نے جب یہ خطبہ ختم کیا تو تمام صحابہ نے آوازیں بلند کیں اور کہنے لگے کہ ہم نے سنا اور جس کا اللہ و رسول ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہم نے اپنی جانوں, دلوں, زبانوں اور اپنے ہاتھوں بلکے تمام اعضاء سے اطاعت کی اور سب کے سب رسول اللہ ﷺ اور امیر المومنین ع کے پاس جمع ہوئے اور سب نے مصافحہ کیا اور بیعت کی۔ وہ تمام دن بیعت میں گذر گیا۔ جب مغرب کا وقت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے نماز مغرب و عشاء ادا فرمائی, پھر بیعت لینا شروع کیا۔ تین دن تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ جتنے لوگ موجود تھے سب نے بیعت کی۔ ہر گروہ جب بیعت کر لیتا, سرکار دو عالم ﷺ فرماتے تھے میں حمد بجا لاتا ہوں اس پروردگار کی جس نے ہم کو تمام عالمین پر فضیلت دی۔

غدیر کے خطبہ کے بعد کے واقعات:

کتاب ارشاد القلوب میں نقل ہے کہ راوی انصاری نے مدائین میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حذیفہ یمانی سے ان کے انتقال سے کچھ قبل ملاقات کی اور غدیر خم کے واقعہ کے تعلق سے دریافت کیا۔ (اس روایت کو میں فارسی کتاب حیات القلوب تالیف علامہ مجلسی رہ

جلد دوم صفحہ ۵۵۴ سے نقل کر رہا ہوں) ۔حذیفہ یمانی کا بیان حسب ذیل ہے۔

رسول اللہ ﷺ غدیر خم میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد منبر سے اترے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی ع کے ہاتھ پر بیعت کریں تو سب نے بیعت کی اور کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جناب ابوبکر اور جناب عمر بیعت سے قبل جحفہ چلے گئے تھے۔(جحفہ ۳ میل کے فاصلہ پر ہے) رسول اللہ ﷺ نے انھیں واپس بلوایا۔ جب وہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے ترش رو ہو کر فرمایا: اے ابوقحافہ کے بیٹے اور اے عمر علی ع کی بیعت کرو وہ میرے بعد ولی امر امت ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا کیا یہ حکم اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے؟ فرمایا ہاں , بیعت کرو۔ ان دونوں نے بھی بیعت کی۔ جناب عمر ابن خطاب نے کہا مبارک ہو مبارک ہو تم کو اے علی ابن ابی طالب آج تم نے صبح کی کسقدر مبارک منہ دیکھا کہ تم میرے آقا اور ہر مومن و مومنہ کے آقا ہو گئے اور پھر وہاں سے دونوں روانہ ہو گئے۔

حذیفہ کہتے ہیں کہ تین دن تک بیعت کا سلسلہ رہا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب رسول االہ ﷺ وادی عقبہ کے قریب پہنچے تو مجھے اور عمار یاسر کو طلب فرمایا اور عمار کو حکم دیا کہ ناقہ کی مہار کو مضبوطی سے پکڑے رہیں اور آگے کی طرف کھینچتے چلیں اور مجھ سے فرمایا کہ میں پیچھے رہوں۔ اس طرح ہم وادی عقبہ کے اوپر پہنچے۔ دو افراد ہمارے پیچھے تھے , ان کے ہاتھ میں ٹین کے ڈبے تھے جس میں سنگریزے بھرے ہوئے تھے انھوں نے ان ڈبوں کو آنحضرت ﷺ کے ناقہ کے پیروں میں پھینک دیا جس سے ناقہ ڈرا نزدیک تھا کہ بھاگتا اور آنحضرت ﷺ کو گرا دیتا۔ آنحضرت نے ناقہ کو حکم دیا کہ حرکت نہ کر کہ تجھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس وقت ناقہ نے فصیح عربی زبان میں عرض

کیا یا رسول اللہ ﷺ قسم پروردگار کی میں اب اپنے ہاتھوں اور پیروں کو اپنی جگہ سے حرکت نہ دوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر ہیں۔ پھر وہ دو افراد ناقہ کے قریب آئے تا کہ اسے وادی میں گرا دیں۔ میں اور عمار دونوں نے اپنی اپنی تلواریں کھینچ لیں اور ان کی طرف دوڑے, رات بہت تاریک تھی وہ دونوں بھاگ گئے اور اپنی تدبیر سے ناامید ہو گئے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ تھے جنھوں نے آپ کے ساتھ یہ بدتمیزی کی۔ حضرت نے فرمایا اے حذیفہ یہ دنیا و آخرت کے منافقین سے ہیں۔ میں نے کہا آپ کچھ لوگوں کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ ان کا سر کاٹ لائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان سے معترض نہ ہوں کہ لوگ کہیں گے کہ اپنی قوم کے لوگوں کو اور اپنے ساتھیوں کو دعوت اسلام دی, ان لوگوں نے قبول کیا اور انہی کی مدد سے دشمنوں کے ساتھ جنگ کی اور جب دشمنوں پر غالب ہو گئے تو ان ہی لوگوں کو مار ڈالا۔ اے حذیفہ ان لوگوں کو چھوڑ دو۔ پروردگار عالم قیامت کے دن انکو اس کی سزا دے گا۔ اس نے تھوڑی سی مہلت ان کو دنیا میں دے رکھی ہے پھر عذاب عظیم کی طرف ان کو ڈھکیل دے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ منافقین مہاجرین سے ہیں یا انصار سے؟۔ حضرت نے ایک ایک کا نام لیکر بتلایا, کچھ ایسے نام بھی لئے کہ میرے لئے یقین کرنا مشکل تھا, اس سبب سے میں خاموش ہو گیا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ شائد تم کو ان میں سے بعض کے تعلق سے شک ہو جن کے نام میں نے بتلائے ہیں۔ سر اٹھا کر دیکھو۔ میں نے اوپر نگاہ کی, وہ سب عقبہ کے اوپر کھڑے تھے۔ ناگاہ بجلی چمکی جس نے ہمارے اطراف کو روشن کر دیا اور اتنی دیر روشن رہا کہ میں نے اس جماعت کے ایک ایک شخص کو پہچان لیا اور انہی کو پایا جن کے نام حضرت ﷺ نے بتلائے تھے۔ اس

روایت کے راوی انصاری نے کہا اے حذیفہ تم پر اللہ کی رحمت ہو مجھے بھی ان کے نام بتاؤ۔ حذیفہ نے تمام نام بتلائے۔(میں مصلحت کی بنیاد پر اسے لکھنا نہیں چاہتا, جنھیں جستجو ہے وہ حیات القوب جلد دوم صفحہ ۵۵۵ پر سطر ۱۱ سے ۱۴ تک پڑھ لیں۔ ۱۴ نام ہیں ۹ مہاجرین سے اور ۵ انصار سے)۔

حذیفہ کہتے ہیں کہ جب ہم عقبہ سے نیچے آئے تو نماز فجر کا وقت ہو رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ ناقہ سے اترے, وضو کر کے اصحاب کا انتظار کرنے لگے۔ میں نے دیکھا وہ منافقین بھی عقبہ سے نیچے اتر رہے تھے ۔وہ سب لوگوں میں شامل ہو کر حضرت ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ حضرت نماز صبح سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ اس گروہ کے تین منافق ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کر رہے ہیں۔ حضرت نے فوراً منادی کرادی کہ تین افراد ایک جگہ جمع نہ ہوں کہ پوشیدہ طور پر رازمیں باتیں کریں۔(چونکہ پہاڑی راستہ تھا اسلئے سواری ایک کے پیچھے ایک ہی چل سکتی تھی لہذاء جب سواری سے اتر کر کسی جگہ جمع ہوتے تو ہی گفتگو کر سکتے تھے)۔ اس کے بعد حضرت ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے۔ جب دوسری منزل پر پہنچے تو حذیفہ کے غلام سالم نے انھیں ۳ افراد کو آپس میں سرگوشی کرتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس گیا اور کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں کیا ہے کہ تین شخص ایک جگہ جمع ہو کر راز کی باتیں کریں۔ اگر مجھے اس راز سے آگاہ نہ کرو گے جو آپس میں کہہ رہے تھے تو ابھی جا کر رسول اللہ ﷺ سے تمہاری شکایت کر دونگا۔وہ جانتے تھے کہ سالم امیر المومنین ع سے کینہ و عداوت رکھتا ہے لہذاء اس سے رازداری کا وعدہ لیکر بتایا کہ ہم لوگوں نے قسم کھائی ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ ولایت علی کے بارے میں کہا ہے ہم اس کو نہ مانیں گے اور اطاعت

نہیں کرینگے۔ سالم نے کہا کہ سب سے پہلے جو شخص وعدہ کرتا ہے اس بارے میں اور تمہاری مخالفت نہیں کرتا وہ میں ہوں۔ قسم پروردگار کی کسی خاندان کو بنی ہاشم سے زیادہ اور بنی ہاشم میں کسی شخص کو علی ع سے زیادہ دشمن نہیں رکھتا ہوں۔ غرض اسی وقت ان لوگوں نے آپس میں عہد کیا اور اس امر پر قسمیں کھائیں اور وہاں سے متفرق ہو گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کا حکم دیا تو یہ لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا آج آپس میں تم نے کیا راز کی باتیں کیں جبکہ میں نے تم کو راز کی باتیں کرنے سے منع کیا تھا۔ وہ بولے یا رسول اللہ ﷺ آج تو ہم نے کسی سے ملاقات ہی نہیں کی سوائے اس وقت کے جب ہم آپکی خدمت میں کھڑے ہیں۔ یہ سن کر حضرت ﷺ نے انھیں تعجب کے انداز سے دیکھا اور فرمایا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالی؟ فرمایا اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو گواہی کو جانتے ہوئے اللہ سے چھپاتا ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ وہاں سے حضرت روانہ ہو کر مدینہ پہنچے۔

حذیفہ یمانی نے واقعہ کا یہ حصہ اسماء بنت عمیس سے نقل کیا ہے جو اس وقت جناب ابو بکر کی زوجہ تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ جماعت جناب ابو بکر کے مکان میں جمع ہوئی۔ جملہ ۳۴ افراد تھے جن میں ۱۴ وہ تھے جو عقبہ میں تھے۔ سب اس بارے میں مشورہ اور سازش کر رہے تھے اور میں سن رہی تھی۔ ان کی منحوس تدبیریں سمجھ رہی تھی۔ اس بات پر فیصلہ ہوا کہ سعید ابن العاص عہد نامہ کو تحریر کرے۔ **عہد نامہ کا مضمون یہ تھا۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امت محمد رسول اللہ ﷺ کے مہاجرین و انصار کے شریف سرپرستوں نے، جن کی مدح اللہ نے اپنی کتاب میں پیغمبر ﷺ کی زبانی کی ہے انھوں

نے مل کر اس بات پر اتفاق کیا اور آپس میں خوب غور و فکر اور مشورہ کر کے اس عہد نامہ کو اہل اسلام پر قیامت تک شفقت و محبت کے سبب لکھا ہے تا کہ ان لوگوں کے بعد جو مسلمان پیدا ہوں وہ ان کی پیروی کریں۔ امابعد:

پروردگار عالم نے اپنے کرم و نعمت سے محمد ﷺ کو اپنے دین کی رسالت کے ساتھ جس کو اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا تھا تمام لوگوں کی جانب مبعوث فرمایا۔ حضرت نے رسالت انجام دی اور جو کچھ اللہ نے حکم دیا تھا اس کی تبلیغ کی اور ہم پر واجب قرار دیا کہ ہم ان تمام امور پر قائم و برقرار رہیں یہاں تک کہ ہمارے لئے دین کو کامل کیا، فرائض کو واجب کیا اور سنتوں کو محکم کیا۔ اس کے بعد اللہ نے رسول ﷺ کے لئے فانی دنیا کی منزلوں پر عقبیٰ کے عالی درجات کو اختیار فرمایا اور ان کی روح کو احترام کے ساتھ اپنی طرف بلالیا اور ہمیشہ کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا بغیر اس کے کہ انھوں نے کسی کو اپنا جانشین و خلیفہ مقرر کیا ہو بلکہ خلافت کا معاملہ امت پر چھوڑ دیا تا کہ جس کی رائے اور خیر خواہی پر اعتماد ہو امت اس کو اپنا خلیفہ بنالے۔ بیشک مسلمانوں پر لازم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں جیسا کہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ اللہ تعالی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ) تمہارے لیئے رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ عمل ہے اس کے لئے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ (سورہ احزاب آیت ۲۱)۔

بیشک رسول اللہ ﷺ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تا کہ یہ خلافت ایک ہی خاندان میں نہ رہے کہ ان میں میراث کے طور پر ہو جائے اور باقی مسلمان اس سے محروم رہیں اور ان کے دولتمند افراد اس کو دست بدست پھراتے رہیں تا کہ کوئی خلافت کا دعوے کرنے والا نہ

کہے کہ یہ امر خلافت قیامت تک میری اولاد میں محدود رہے گا۔ ایک خلیفہ کے مرنے کے بعد مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے صاحبان رائے وصلاح جمع ہو کر اپنے امور میں مشورہ کریں اور جس کو خلافت کا مستحق پائیں اس کو خلیفہ بنالیں۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے فلان کو خلیفہ بنایا اور مقرر کیا ہے اور فلان کی خلافت پر نص کیا ہے تو اس کا دعوے باطل ہے اور اس کا بیان حقیقت کے خلاف ہے جس کو اصحاب رسول ﷺ جانتے ہیں اور اس نے اس طرح مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت کی ہے۔ اگر کوئی دعوے کرے کہ رسول اللہ ﷺ کی خلافت میراث ہے یا کسی کو میراث میں ملنا چاہیے تو یہ سخن محال ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کوئی چیز میراث میں نہیں چھوڑتے۔ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ خلافت تمام لوگوں میں اس شخص کے لایق ہے اور اسی کی ذات پر منحصر ہے اور دوسروں کے لئے سزاوار نہیں ہے کیونکہ خلافت رسول ﷺ کی جانشینی ہے تو وہ جھوٹ بکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اگر کوئی دعوے کرے کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے میں خلافت وامامت کا مستحق ہوں اور میرے بعد میری اولاد کے لئے ہے۔ ایسی باتیں کہنے والے کے لئے خلافت نہیں ہے اور نہ اس کی اولاد کے لئے ہے اگرچہ کہ اس کا نسب پیغمبر ﷺ سے قریب ہو۔ کیونکہ پروردگار عالم کہتا ہے کہ : (ترجمہ) تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بلند وصاحب مرتبہ وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے (سورہ الحجرات آیت ۱۳)۔

جو شخص اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان رکھتا ہے اور سنت رسول ﷺ کا اقرار کرتا ہے وہ راہ

مستقیم پر ہے اور حق کی جانب رجوع ہے۔ جو شخص مسلمانوں کے کردار سے اور ان کے خلیفہ مقرر کرنے سے کراہیت رکھتا ہے تو اس نے حق اور کتاب اللہ کی مخالفت کی, جماعت سے خارج ہو گیا, لہذاء اس کو قتل کر دو کیونکہ اس کا قتل کر دینا امت کی بھلائی کا سبب ہے۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت کی طرف آئے جس وقت وہ جمع ہوں اور ان کو پراکندہ کرے تو اسے قتل کر دو۔ اور جو امت کی رائے سے الگ ہو جائے اسکو قتل کر دو چاہے وہ کوئی ہو۔ بلاشبہ اجتماع رحمت ہے اور پراکندہ ہو کر رہنا عذاب کا سبب ہے اور میری امت کبھی ضلالت و گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ بیشک تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے لئے ایک ہاتھ کے مانند ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ جو ان سے علیحدگی اختیار کرتا ہے اور ان سے کینہ رکھتا ہے اور ان کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کا مددگار ہو تو ایسے شخص کا خون اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے مباح کر دیا ہے اور ان کو قتل کرنا حلال فرمایا ہے۔ اس عہد نامہ کو سعید بن عاص نے ماہ محرم ۱۰ ہجری میں لکھا۔ جس پر ۳۴ منافقین نے گواہ کے عنوان سے دستخط کئے۔ اور آخر میں لکھا والحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی سیدنا محمد و آلہ۔

اس صحیفہ کو ابو عبیدہ کو دیا کہ مکہ جا کر کعبہ میں دفن کر دے۔ جناب عمر ابن خطاب کے زمانہ خلافت تک مدفون رہا اور انھوں نے وہاں سے نکالا۔

ہم پھر پلٹتے ہیں غدیر سے واپس آئے قافلہ کی طرف:

اس عہد نامہ کی تحریر سے فارغ ہو کر وہ لوگ جناب ابو بکر کے گھر سے نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا فرمائی اور تعقیبات میں مشغول تھے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا تو حضرت

ﷺ نے ابوعبیدہ کی جانب رخ کر کے اعتراض کے طور پر فرمایا: کیا کہنا تمہارا، کون ہے تمہاری طرح، اب توتم امین امت ہو۔اس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت ۷۹ کی تلاوت فرمائی۔

(ترجمہ): وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کو تھوڑی سی دنیوی قیمت پر فروخت کریں لہذا ان کے لئے اس کے عوض عذاب الٰہی ہے جو کچھ وہ لکھتے ہیں اور جو کچھ کمائی کرتے ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس جماعت کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو لوگوں سے معافی مانگتے ہیں اور اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں جب کہ اللہ ان کو دیکھتا ہے، اعمال کو پسند نہیں کرتا، اللہ تو ان کو گھیرے ہوئے ہے اور خوب جانتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس امت میں بھی کچھ لوگوں نے جاہلیت اور کفر کے زمانہ کے طریقہ پر صحیفہ لکھا ہے اور کعبہ میں رکھ دیا ہے۔ اللہ ان کو مہلت دیتا ہے تاکہ ان کا اور ان لوگوں کے بعد آنے والوں کا امتحان لے اور خبیث کو طیب سے جدا کردے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ اللہ نے ان سے معترض ہونے کو چند حکمتوں اور مصلحتوں کے سبب سے جو ان کو مہلت دینے میں ہے مجھے منع کیا ہے تو یقینا سب کو قتل کروا دیتا۔

حذیفہ نے کہا قسم ہے پروردگار کی ہم نے ان منافقین کو دیکھا جس وقت رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں یہ باتیں کرر ہے تھے، ان کے بدن کانپ رہے تھے اور ان کا حال ایسا متغیر ہوا کہ ان کی خیانت سب پر ظاہر ہوگئی اور سب نے سمجھ لیا کہ حضرت ﷺ کے اعتراضات ان ہی لوگوں پر تھے۔

(مزید تفصیلات کے لئے مراجعہ کیجئے حیات القلوب علامہ مجلسی جلد دوم۔ ناسخ التواریخ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ تالیف لسان الملک میرزا محمد تقی سپہر جزء چہارم از جلد دوم)

منقبت غدیرخم

خم میں نبیؐ نے کہہ دیا حکم خدا آنے کے بعد
یہ علیؑ ہے جانشیں میرے چلے جانے کے بعد

آخری میں ہوں نبی ہیں جانشیں بارہ امام
مصطفیؐ فرما گئے ہر حکم پہنچانے کے بعد

بڑھ گئی تھی دشمنی سرکارؐ سے اصحاب کی
خم کے میداں میں علیؑ کی شان بتلانے کے بعد

من کنت کہتے تھے نبیؐ اکملت کہتا تھا خدا
وہ پیام آخری منبر سے پہنچانے کے بعد

کچھ منافق تھے صحابی دین کی ڈالے نقاب
آ گئے فطرت پہ اپنی وقت ٹل جانے کے بعد

ظلم کی بستی مٹے گی حق کے گلشن پھر کھلیں گے
حق پلٹ آئے گا در پر وہ امامؑ آنے کے بعد

گھر پہ اللہ کے رہا قبضہ بتوں کا مدتوں
بن گیا کعبہ وہی حیدرؑ کے آجانے کے بعد

مجلسیں پڑھتے رہو ہادی ولا کو مان کر
کام آئے گا یہی سانسوں کے رک جانے کے بعد

(نتیجہ فکر احقر سید ہادی حسن عابدی)

منقبت : غدیر کے بعد

یک انقلاب ہوا رونما غدیر کے بعد
ہر یک ملعون تھا خود سے خفا غدیر کے بعد

علی ع کی دشمنی میں جل رہے تھے اہل شر
منافقوں پہ تھی چھائی قضاء غدیر کے بعد

سبھی تھے خون کے پیاسے نبی ص و حیدر ع کے
بہت قلیل تھے اہل وفا غدیر کے بعد

نبی ص علی ع سے منافق کی دوستی کب تھی
ہاں دشمنی کی ہوئی انتہا غدیر کے بعد

نفاق اپنا چھپایا ہوا تھا ہر کوئی
صحابیوں کا بھرم مٹ گیا غدیر کے بعد

جو بھاگ جاتے تھے میداں سے عین وقت جہاد
انھیں کو شوق حکومت ہوا غدیر کے بعد

نبی ع نے جن کو نکالا تھا بزم سے اپنی
وہی تھے بانی ظلم و جفا غدیر کے بعد

سناؤ ہادی سبھی کو جنھیں نہیں ہے خبر
تھے راہ زن جو بنے راہ نما غدیر کے بعد

(نتیجہ فکر : احقر سید ہادی حسن عابدی)